ابراہیم علیہ السلام کی قوم کیا ستاروں کی پرستش کرتی تھی؟
قرآنِ مجید کے مطابق یقیناً نہیں!

ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے متعلق قدیم مصنفین نے پُر یقین انداز میں بیان کیا تھا کہ وہ ستارہ پرست تھی۔ اور پھر زمان میں اکثر لوگوں نے اس بات کو دہرا دہرا کر اتنا مشہور کر دیا کہ اب یہ زبان زد عام ہے۔ آقائے نامدار ﷺ نے کسی بات کی حقیقت اور سچائی کو پرکھنے کا پیمانہ یہ بتایا ہے:

أَئْتُونِي بِكِتَـٰبٍ مِّن قَبْلِ هَـٰذَآ أَوْ أَثَـٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ۝

''میرے پاس تم اس قرآنِ مجید سے قبل کی کتاب لاؤ یا علم کا کوئی نشان لاؤ اگر تم سچے ہو'' (حوالہ الاحقاف۔۴)

آقائے نامدار ﷺ کی زبان مبارک سے بیان ہوئے اصول اٹل اور ابدی ہیں۔ کسی بھی بات کی حقیقت کو پرکھنے کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ نازل کردہ کتاب میں بیان ہوئی ہو یا اس کی سچائی کا ثبوت آثار علم میں موجود ہو۔ اس سے قطع نظر کہ زبان زد عام ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی اس گمان اور خیال کی تائید میں چونکہ کتاب اور علم سے کوئی ثبوت نہیں اس لئے یہ محض تخیل ہے حقیقت نہیں۔ حقیقت کیا ہے؟ قرآنِ مجید کے اوراق میں ابراہیم علیہ السلام کے دور میں چل کر آئیں دیکھیں کہ ان کی قوم کے لوگ کن کو اِلہٰ سمجھتے اور ان کی پرستش کرتے تھے:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ ءَازَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا ءَالِهَةً ۖ

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آذر سے کہا'' کیا آپ مورتیوں کو اِلہٰ سمجھتے ہیں؟'' (حوالہ الانعام۔۷۴)

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَا هَـٰذِهِ ٱلتَّمَاثِيلُ ٱلَّتِىٓ أَنتُمْ لَهَا عَـٰكِفُونَ ﴿٥٢﴾

جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا'' یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے پاس تم جمے (عاکف) رہتے ہو؟'' (الانبیاء۔۵۲)

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾

''جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا'' تم کس کی عبادت کرتے ہو؟'' (الشعراء۔۷۰)

قَالُوا۟ نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَـٰكِفِينَ ﴿٧١﴾

''انہوں نے جواب دیا'' ہم مورتیوں کی عبادت کرتے ہیں اور انہی کے پاس ٹھہرے (عاکف) رہتے ہیں'' (سورۃ الشعراء۔۷۱)

قَالَ أَتَعۡبُدُونَ مَا تَنۡحِتُونَ ﴿٩٥﴾

ابراہیم علیہ السلام نے کہا'' کیا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو'' (الصافات۔۹۵)

أَصۡنَامًا جمع ہے اور اس کا مادہ ''ص ن م'' ہے جس کے معنی بت، مورتی ہیں۔ کوئی بھی مجسمہ، بت، مورتی، صنم لوگوں کیلئے خودساختہ الٰہ اس وقت کہلائے گی جب اسے کوئی نام دیا جائے اور لوگ پوجا کیلئے اس کے عاکف ہوں وگرنہ انہیں محض مجسمہ کہا اور سمجھا جائے گا۔ مشرکین صرف ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں جنہیں ان کے آباؤ اجداد اور معاشرے کے بڑوں نے کوئی نام دیا ہوتا ہے۔ وہ ہر پتھر اور مجسمے کو نہیں پوجتے۔

ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے أَصۡنَامًا کو ٱلتَّمَاثِيلُ بھی کہا تھا۔ تاج العروس کے نزدیک ٱلتَّمَاثِيلُ سے مراد انبیاء علیہم السلام کی تصاویر ہیں۔ عیسائی مجسموں (Statues) کو تماثیل کہتے ہیں اور تصاویر (Paintings) کو بھی (تاج ومحیط)۔ لیکن ابراہیم علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے کہ ان کی قوم جن أَصۡنَامًا اور ٱلتَّمَاثِيلُ کی پرستش کرتی تھی انہیں تراشتے بھی خود ہی تھے تَنۡحِتُونَ کا مادہ 'ن ح ت' اور اس کے معنی کسی ٹھوس چیز کو چھیلنا، تراش کر ہموار کرنا ہیں جو اس آیت سے واضح ہیں وَتَنۡحِتُونَ مِنَ ٱلۡجِبَالِ بُيُوتًا فَـٰرِهِينَ ﴿١٤٩﴾ ''تم بڑی مہارت سے پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو'' (الشعراء۔۱۴۹)۔ اس طرح ابراہیم علیہ السلام نے بتایا ہے کہ أَصۡنَامًا اور ٱلتَّمَاثِيلُ کے معنی اور مفہوم تراشے ہوئے مجسمے ہیں

ابراہیم علیہ السلام کی قوم بتوں کی پرستش کرتی تھی جو ان کے قرآنِ مجید میں بیان کردہ اس قول سے بھی واضح ہے

إِنَّمَا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوۡثَـٰنًا وَتَخۡلُقُونَ إِفۡكًا ۚ (حوالہ العنکبوت۔۱۷)

(ابراہیم علیہ السلام نے کہا) ''تم اللہ کے علاوہ بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹ گھڑتے ہو۔''

وَقَالَ إِنَّمَا ٱتَّخَذۡتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَوۡثَـٰنًا مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ فِى ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا ۖ

''اور انہوں نے ان سے کہا'' تم لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہمی دوستی کیلئے اختیار کیا ہے'' (حوالہ العنکبوت ۲۵)

أَوۡثَـٰنًا کا مادہ ''و ث ن'' ہے اور معنی مقیم اور جما ہوا ہیں، جو حرکت نہ کرے۔ بت کو کہتے ہیں جو حرکت نہیں کرسکتا۔

قرآنِ مجید نے ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد اور قوم کے ساتھ ہونے والی گفتگو کو ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے والد اور ان کی قوم نے خود اپنی زبان سے اعتراف کیا تھا کہ وہ مورتیوں کی پرستش کرتے اور انہی کے ارد گرد معتکف ہوتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ان کی قوم اپنے ہاتھوں تراشے ہوئے بتوں (أَصْنَامًا، ٱلتَّمَاثِيلُ، أَوْثَـٰنًا) کو الٰہ سمجھتی اور انہیں پوجتی تھی۔ سچ اور حقیقت بس یہی ہے جس کی ریکارڈنگ ہمارے پاس اُس کتاب میں موجود ہے جس میں زمان و مکان میں تحریف کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے قرآنِ مجید میں ماضی کی دی ہوئی خبر اور بیان کے متضاد اور ماوراء تخیل کی پرواز سے کہی ہوئی باتوں کو تسلیم کرنا مناسب نہیں۔ قرآنِ مجید نے قطعی یہ نہیں کہا کہ وہ ستاروں (نجوم) کے پجاری تھے۔ اس لئے انہیں ستارہ پرست کہنے والوں کے پاس کوئی سند اور برھان نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستاروں کی پرستش نہیں کرتی تھی اس لئے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور تمام انسانیت کو اس سے منع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی لیکن انسان جس غلط حرکت کو کرتے ہیں یا کرتے رہے ہیں اس سے منع فرمایا ہے

لَا تَسۡجُدُواْ لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ

''سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو'' (حوالہ فصلت۔۳۷)

ابراہیم علیہ السلام کو اپنے والد اور قوم کی گمراہی کا اس قدر دکھ اور قلق تھا کہ انہوں نے اپنے اور اپنی نسلوں کیلئے یہ دعا مانگی تھی۔

وَإِذۡ قَالَ إِبۡرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجۡعَلۡ هَـٰذَا ٱلۡبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجۡنُبۡنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعۡبُدَ ٱلۡأَصۡنَامَ ٣٥

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا'' میرے رب! اس شہر (مکۃ المکرّمہ) کو پرامن بنا

اور مجھے اور میرے بیٹوں کو مورتیوں کی پوجا سے دور رکھ'' (سورۃ ابراہیمؑ۔۳۵)

ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے اگر ستاروں کی پرستش کی ہوتی تو وہ اپنی نسلوں کیلئے اس سلسلے میں بھی دعا مانگتے۔ آئیں ہم وعدہ کریں کہ اپنے جدِ امجد کی قوم پر ستارہ پرستی کا الزام آئندہ نہیں لگائیں گے۔